ڈاکٹر عرفان شہزاد

فقہ کی عدالت میں نابالغ بچی کے ساتھ ریپ کی سزا

محترم، ڈاکٹر مشتاق صاحب، اپنے مقالے، The Crime of Rape and the Hanafi Doctrine of Siyasa، میں امام سرخسی کی کتاب، ''المبسوط''، کے حوالے سے نابالغ بچی کے ریپ کی سزا کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> If a person coerces a minor girl for sex causes damage to her, hadd punishment will not be imposed on him because the act lack essential condition of zina, but he will be given tazir and he will also be liable to pay one-third of diyah as well as mahr (dower). But if he is to pay full diya, he will not be asked to pay mahr.
>
> (Pakistan Journal of Criminology, pg, 176-177)

ترجمہ: اگر کوئی شخص نابالغ بچی کے ساتھ زبردستی جنسی عمل کرے، اور اس میں بچی کو نقصان پہنچادے، تو اس پر کوئی حد نہیں (یعنی جرم ثابت ہو چکا، مگر اس کے باوجود اس شخص پر کوئی حد نہیں لگائی جائے گی)، وجہ یہ ہے کہ زنا کی ضروری شرط پوری نہیں ہوئی، (شرط پوری کیوں نہیں ہوئی، تفصیل آگے آتی ہے)، تاہم، اس شخص کو تعزیراً سزا دی جائے گی، اور وہ بچی کو ایک تہائی دیت اور مہر دینے کا پابند کیا جائے گا، لیکن اگر اسے پوری دیت دینی پڑے، تو اس سے مہر دینے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

ڈاکٹر مشتاق صاحب اپنے مقالے میں اس پر کوئی تبصرہ کیے بغیر آگے نکل گئے ہیں، گویا انھوں نے اس جزیے کی خاموش تائید فرمائی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

فقہ کے اس جزیئے پر مولانا عمار خان ناصر صاحب اپنی کتاب ''حدود وتعزیرات: چند اہم مباحث''، میں تبصرہ فرماتے ہیں:

''فقہی نکتہ رسی کی دلچسپ ترین مثال اس جزیئے میں ملتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی نابالغ بچی کے ساتھ زنا کرے تو اس پر حد جاری کی جائے گی، لیکن اگر زنا کے نتیجے میں بچی کی دونوں شرم گاہیں آپس میں مل جائیں تو زانی حد سے مستثنیٰ قرار پائے گا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ زنا کی حد تب واجب ہوتی ہے جب یہ فعل کامل صورت میں واقع ہوا ہو اور فعل کے کامل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا محل بھی کامل ہو۔ چنانچہ اگر زنا کے نتیجے میں بچی کی دونوں شرم گاہیں آپس میں نہیں ملیں تو یہ اس کی دلیل ہے کہ محل اس فعل کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن اگر شرم گاہیں مل گئی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ محل جماع سرے سے اس فعل کا متحمل ہی نہیں تھا، اس لیے زنا کا فعل کامل صورت میں واقع نہیں ہوا اور اس پر حد نہیں لگائی جا سکتی۔ یہ جزرسی غالباً کسی داد کی محتاج نہیں ہے۔''

آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کہا کیا جا رہا ہے۔ یعنی بچی اگر کچھ بڑی ہے کہ وہ مرد کا یہ ظلم کسی طرح سہار گئی، اور چار گواہوں کی گواہی سے جرم ثابت بھی ہو گیا تو مجرم پر شرعی حد، یعنی کنوارا ہو تو سو کوڑے اور شادی شدہ ہو تو سنگ ساری کی سزا نافذ کی جائے گی۔ لیکن اگر بچی اتنی چھوٹی ہے کہ مرد کے ظلم کو پوری طرح سہار نہیں سکی (خواہ اس میں اس پر قیامت بیت جائے) تو چونکہ زنا کا یہ عمل زنا کی فقہی تعریف پر پورا نہیں اترا، اس لیے چار گواہوں کی گواہی سے جرم ثابت ہو جانے کے بعد بھی اس پر شرعی حد نہیں لگائی جائے گی۔ البتہ قاضی مجرم کو تعزیراً کوئی بھی سزا دے سکتا ہے، نیز بچی کے عضو کو نقصان پہنچانے پر ایک تہائی دیت اور مہر دلوایا جائے گا۔ لیکن پوری دیت دلوانے کی صورت میں مجرم کو مہر بھی معاف کر دیا جائے گا۔

فقہ کی رو سے شرعی پوزیشن یہی ہے۔ یعنی ایک چھوٹی بچی جو نسبتاً ایک بڑی بچی کے مقابلے میں اس جنسی عمل میں زیادہ تکلیف سہے گی، اس کے مجرم کے لیے شرعی سزا مزید کم ہے! لیکن چونکہ انسانی ضمیر اس ناانصافی پر مطمئن نہیں ہو سکتا، اس لیے قاضی کے صواب دیدی اختیارات سے شریعت کی مبینہ ناانصافی کی تلافی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حاشا وکلا، خداے دانا کی شریعت ایسی نامعقولیت اور ناانصافی سے پاک ہے۔ یہ خدا کی شریعت نہیں، بلکہ وہ فقہی فہم ہے جس کی بنیاد اصول فقہ ہے جو منطقِ یونان کے غیر حقیقی اور غیر فطری اصولوں پر استوار ہے، جس کی وجہ سے خدا کی شریعت اتنی اندھی، بہری اور ناانصاف بنا کر سامنے آتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر صورت میں مجرم کو فائدہ دینا چاہتی ہے، لیکن متاثرہ بچی کو انصاف نہیں دیتی۔ خداے دانا کی شریعت کو نامعقول ثابت کرنے کے بعد پھر

www.javedahmadghamidi.org

ایک قاضی کے صواب دیدی اختیارات کی راہ سے اس صریح ناانصافی کی تلافی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔یعنی جو انصاف خدا کے ہاں سے نہیں ملا، اس کی تلافی قاضی کے ذریعے سے کرائی جائے گی!

یہ بحث ہم نے یہاں کی ہی نہیں کہ شرعی شہادت کا نصاب عملاً پورا ہونا بھی ناممکنات میں سے ہے، کہ چار عاقل، بالغ، مسلم، عادل مردوں کا وقوعہ کے وقت موجود ہونا اور سارا عمل اپنی آنکھوں سے ہوتا دیکھنا عملی دنیا میں تقریباً ناممکن ہے۔مزید یہ کہ خود متاثرہ بچی کی گواہی اس کے نابالغ اور مؤنث ہونے کی بنا پر حد شرعی کے نفاذ کے لیے فقہ کی عدالت میں قابل قبول نہیں۔اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ شریعت مجرم کو فائدہ دینا چاہتی ہے۔نصاب شہادت کے اس ناممکن کو اگر ممکن کر بھی دیا جائے تو اس کے بعد بھی وہ صورت حال بنتی ہے جو اوپر بیان ہوئی۔شریعت کے ماتھے پر اس صریح ناانصافی کا کلنک لگا کر پھر قاضی کے ذریعے سے یہ سارے داغ دھونے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ فقہ نے شریعت کی جو پوزیشن بنا کر دی ہے، وہ ہر لحاظ سے عقل وفطرت اور انصاف کی روح کے سراسر خلاف ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

یہ ہے وہ فقہ، جسے شریعت کے نام پر نافذ کرانے کے لیے ملک گیر تحریکیں چلائی جاتی ہیں، اور جس کے آنے پر خلافت راشدہ کا دور واپس آ جانے کی نوید سنائی جاتی ہے۔اس کے نافذ ہو جانے کے بعد بچیوں کے ریپ کرنے والے کنوارے کوشش کیا کریں گے، بچی وہ ڈھونڈیں جوان کے ظلم کو سہار سکے اور موقع پر چار گواہ بھی موجود رہیں جن کی گواہی کی بنا پر وہ فقہی عدالت سے سو کوڑوں کی سزا پا کر قاضی صاحب کی تعزیری سزاؤں سے محفوظ بھی رہ سکیں۔

خدا کی شریعت اس ظلم اور اندھے پن سے بری ہے۔فقہ کا یہ فہم اصول فقہ سے پیدا ہوا جو یونان کی منطق کے غیر فطری اور غیر حقیقی اصولوں پر استوار ہوئی تھی۔اس میں لفظ پکڑا جاتا ہے، پورے کلام اور اس کے سیاق وسباق سے اسے غرض نہیں ہوتی۔لفظ کو زندہ زبان سے نکال کر اسے ایک اصطلاحی مفہوم پہنایا جاتا ہے، پھر اس اصطلاحی مفہوم کی تنگنائی سے اطلاقات کا دائرہ تنگ کیا جاتا ہے۔فقہ میں زنا کی ایک تعریف مقرر کی گئی ہے۔چونکہ چھوٹی بچی سے کامل طریقے سے جنسی عمل پورا نہیں ہوتا، چاہے اس میں اس کی تکلیف کئی گنا زیادہ کیوں نہ ہو، یہ زنا کی تعریف پر پورا نہیں اترتا۔جب یہ زنا نہیں، تو شرعی حد جاری کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔اس طرز فکر نے خدا کو ایک ریاضیاتی فقیہ کی طرح بنا کر اس کی شریعت کو بے دست و پا کر دیا ہے۔

شریعت کی اصل پوزیشن کیا ہے؟

اسی لفظ 'زنا' کو زبان کے عام استعمال کے لحاظ سے برتیں تو مسئلہ سادہ اور بالکل فطری نہج پر آ جاتا ہے، اور خدا

کی شریعت سے ناانصافی کا یہ تاثر بھی بے بنیاد قرار پاتا ہے جو فقہ نے اس کے سر منڈھ دیا ہے۔ وہ یوں کہ زبان کے عام استعمالات میں جب 'زنا' کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس وقت یہ نہیں سوچا جاتا کہ کتنا جنسی عمل پورا ہو تو زنا کہلائے گا۔ جب ایک شخص نے زنا کے ارادے سے کسی خاتون یا بچی کے ساتھ اپنی طرف سے زنا کی پوری کوشش کر ڈالی تو وہ اس بنا پر زنا کی تعریف سے خارج نہیں ہو جائے گا کہ یہ عمل کتنے فی صد کم پورا ہوا تھا۔ عام زبان میں اسے زنا کرنا ہی کہتے ہیں۔ ایسے مجرم پر جرم ثابت ہو جانے اور مجرم کے حالات میں کوئی رعایت نہ پائے جانے کی صورت میں زنا کی حد نافذ کی جائے گی۔

دوسری بات یہ کہ یہ عمل اگر زبردستی کیا گیا ہو تو یہ فساد فی الارض کے زمرے میں شامل ہو جائے گا، اس لیے کہ چوری، اگر ڈاکا بن جائے، یا قتل، دہشت گردی بن جائے تو انھیں فساد فی الارض کے جرائم میں شامل سمجھا گیا ہے، کیونکہ یہ جان اور مال کے خلاف چوری اور قتل سے زیادہ بڑی تعدی ہے، تو زنا، جب زنا بالجبر بن جائے، عصمت دری جب سر عام یا اجتماعی طور پر کی جائے، یا کسی کی ایسی ویڈیو بنا کر انٹرنیٹ پر چڑھا دی جائے، جس سے اس کی عزت کا جنازہ نکل جائے، وغیرہ، تو یہ بھی آبرو کے خلاف عام زنا سے زیادہ بڑی تعدی ہے۔ شرعی سزاؤں کا منشا جان، مال اور آبرو کا تحفظ ہی تو ہے۔ زنا بالجبر کے معاملے میں محض زنا کے لفظ کی وجہ سے اس کے لفظی مفہوم تک محدود نہیں رہا جائے گا۔ فعل کی شناعت جرم کی نوعیت میں اضافہ کر دے گی۔ یہ نتیجہ عقل و فطرت کے بالکل مطابق ہے اور قرآن اس کی تائید کر رہا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

نابالغ بچی کے معاملے میں چونکہ زنا، زنا بالجبر کا ہی معاملہ ہو سکتا ہے، کیونکہ بچی اس عمل کی متحمل نہیں، تو اس میں چار شرعی گواہوں کی شرط بھی نہیں رہے گی۔ اور بچی کی اپنی گواہی کے ساتھ ہر وہ شہادت، جس سے عدالت اس جرم کے وقوع پر مطمئن ہو جائے، اس جرم کے ثبوت کے طور پر پیش کی جائے گی، اور مجرم کو قرآن میں بیان کردہ فساد فی الارض کی عبرت ناک سزاؤں میں سے کوئی سزا دی جائے گی۔ یعنی عبرت ناک طریقے سے قتل کرنا، عبرت ناک طریقے سے صلیب دینا، بے ترتیب ہاتھ پاؤں کاٹ دینا، یا جلاوطن کرنا، الاّ یہ کہ اس کے حالات کسی رعایت کا تقاضا کریں، مثلاً پاگل پن۔

یہ ہے وہ نتیجہ جو لفظ نہیں، بلکہ پورے کلام کو زندہ زبان کی حیثیت سے برتنے کے نتیجے میں عقلی اور فطری طور پر سامنے آتا ہے۔ اس میں کلام کو اس کے پورے سیاق و سباق، اور موقع و محل کے ساتھ سمجھا جاتا ہے نہ کہ محض لفظ کو پکڑ کر نتائج نکالے جاتے ہیں۔ زبان کے بارے میں یہ وہ فطری اصول ہیں جن کی یاد دہانی فکر فراہی نے کرائی ہے۔ وہ

زبان کو منطق نہیں، نطق سمجھتی ہے، اور زبان کو اس کے اپنے استعمالات کے لحاظ سے دیکھتی ہے۔

کلام کے ان فطری اصولوں کی رو سے خدا کی شریعت کو دیکھا جائے تو اس پر ناانصافی کا وہ الزام بے بنیاد ٹھیرتا ہے جو دراصل فقہ کی بے توفیقی سے پیدا ہوا جس کے مطابق ایک زیادہ چھوٹی بچی سے زیادہ بڑی زیادتی کرنے والا مجرم زیادہ رعایت کا مستحق قرار پاتا ہے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"